خودمختار علاقہ کے ننگشیا میوزیم میں لوہے کے ایک چھوٹے سے بکس میں محفوظ رکھا گیا ہے، نسخہ کا وزن ۱ء۱ گرام ہے جبکہ اس کی لمبائی ۶ء۱۹ ملی میٹر اور چوڑائی ۲ء۱۳ ملی میٹر ہے،اس سے قبل قرآن مجید کا سب سے چھوٹا نسخہ چین کے ہنان صوبہ (چن ژدہو) میں ملا تھا،اس کا نام گینیز بک آف ورلڈ رکارڈس میں بھی درج ہوا تھا۔(سہ روزہ دعوت،۲۲ مئی ۲۰۰۲ء)

نیوزی لینڈ پارلیمنٹ میں ایک ہندوستانی نژاد مسلم رکن کی قرآن شریف پر حلف برداری:

نیوزی لینڈ پارلیمنٹ کے لئے پہلی مرتبہ منتخب مسلم رکن نے قرآن شریف کے نام سے حلف لیا۔ ہندوستانی نژاد مسلم رکن مسٹر اشرف چودھری نے جب قرآن شریف کے نام سے حلف لینے کا منصوبہ بنایا تو نیوزی لینڈ فرسٹ پارٹی کے قائد مسٹر ونسٹن پیٹرس نے کہا کہ مسٹر اشرف چودھری بائبل کے نام سے حلف نہ لے کر صدیوں قدیم روایت کو توڑ رہے ہیں۔لیکن نو منتخب رکن مسٹر اشرف چودھری نے اس اعتراض کو مسترد کر دیا اور مسٹر ونسٹن پیٹرس سے کہا کہ وہ نیوزی لینڈ کی تاریخ سے واقفیت حاصل کریں۔مسٹر چودھری نے بتایا کہ انیسویں صدی میں وزیر اعظم جو ولیس ووگل نے یہودیوں کی مقدس کتاب تورات کے نام پر حلف لیا تھا۔مسٹر چودھری نہ صرف پہلے ہندوستانی نژاد بلکہ نیوزی لینڈ میں قرآن شریف پر حلف لینے والے پہلے ممبر پارلیمنٹ ہیں۔ (سہ روزہ دعوت،۴ ستمبر ۲۰۰۲ء)

سعودی عرب میں مسلم افواج کے درمیان حفظِ قرآن کا مقابلہ:

الحمدللہ عمومی طور پر مسلمانوں میں دن بہ بدن قرآن مجید کے حفظ کی جانب رغبت میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔اس کے اسباب میں حفظ قرآن کے وہ مقابلے بھی شامل ہیں جو مقامی اور عالمی سطح پر دنیا کے مختلف ممالک میں منعقد کئے جا رہے ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ ان مقابلوں کا حسن آغاز سعودی حکومت کی جانب سے کیا گیا تھا اور اب بھی دنیا کے مختلف ممالک میں ہونے والے مقابلوں میں سعودی

عرب کا کسی نہ کسی شکل میں تعاون شامل ہے، عموماً حفظ قرآن کے ان مقابلوں میں نو عمر بچے بھی شامل ہوا کرتے ہیں مگر پچھلے ماہ سعودی عرب، جدہ کے انسٹیٹیوٹ برائے فضائی افواج میں بھی ایک مقابلہ برائے حفظ قرآن کا انعقاد کیا گیا، جس میں شریک ہونے والے نوعمر طلبہ نہیں بلکہ مختلف مسلم ممالک کے تربیت یافتہ فوجی کرنل، کیپٹن، بریگیڈیر تھے جو باقاعدہ اپنے اپنے ملک کی افواج کی نمائندگی کررہے تھے۔اپنی نوعیت کے اس پہلے قرآنی مقابلہ کا انعقاد امیر سلطان بن عبدالعزیز نے قرآن مجید کے ساتھ اپنے گہرے تعلق کی بنیاد پر کیا تھا، چنانچہ امیر سلطان نے ہی اس مقابلہ میں شرکت کرنے والوں کو اپنی جانب سے انتہائی خطیر اور قیمتی انعامات سے نوازا۔اس حفظ قرآن کے مقابلہ میں شرکت کرنے والوں کا تعلق سعودی عرب، مصر، متحدہ عرب امارات، قطر، کویت، بحرین، اردن، یمن، سوڈان، مراکش، ایران، پاکستان، بنگلہ دیش، ملائشیا، چاڈ، نائیجریا اور سینگال سے تھا۔ عام مقابلوں کی طرح اس مقابلے کو بھی چار گردپوں میں تقسیم کیا گیا تھا، پہلے گروپ میں مکمل حفظ قرآن، دوسرے گروپ میں ۲۰ اجزاء، تیسرے گروپ میں ۱۰ اجزاء اور چوتھے گروپ میں ۴ اجزاء کا یاد کرنا مع قواعد وتجوید کے ضروری تھا، اور ہر گروپ کے لئے پانچ انعام رکھے گئے تھے، جن کی عمومی مالیت ایک لاکھ ستر ہزار امریکی ڈالر تھی، چنانچہ پہلے گروپ کا انعام اول مصر کی افواج کے عبدالهادی عبدالحمید کو ملا، دوسرے گروپ کا پہلا انعام یمن کی افواج کے بریگیڈیر حاتم بن اهدل نے حاصل کیا، تیسرے گروپ کا پہلا انعام بھی یمن کی افواج کے ایک بریگیڈیر ثنی بن حمود کو ملا۔ چوتھے گروپ کا پہلا انعام سوڈان کے فوجی محمد صالح محمد عمر نے حاصل کیا۔اس کے علاوہ باقی انعامات مختلف ملکوں کے فوجیوں نے حاصل کیے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلح افواج میں قرآن مجید سے رغبت پیدا کرنے اور ان میں دینی شعور بیدار کرنے کا یہ ایک بہترین ذریعہ ہے امیر سلطان نے اس کی ابتدا کرکے ایک اچھی روایت کی داغ بیل ڈالی ہے

(جزاہ اللہ احسن الجزاء (التجوید، فیصل آباد، اکتوبر ۲۰۰۱ء)